وسیلہ کا مطلب ہے ایسا ذریعہ استعمال کیا جو مقصود تک پہنچا دے۔ جائز وسیلہ کی تین صورتیں ہیں جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور وہ درج ذیل ہیں: (1) اللہ تعالیٰ کے اسماء کا وسیلہ قرآن میں ہے: ولله الأسماء الحسنىٰ فادعوه بها --الاعراف: 180 ''اور اللہ کے نام سب نام اچھے ہی اچھے ہیں پس تم اس کے ناموں سے پکارو'' اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا کرنا درست ہے جیسا کہ اوپر آیت میں ذکر ہے جبکہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے دعا کا پوچھا تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا کہا: «اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم» صحیح بخاری: 834 ''اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔ پس تو اپنی خصوصی بخشش کے ساتھ میرے سب گناہ معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے دو اسماء کو وسیلہ بنایا گیا۔ (2) اللہ کی صفات کے ساتھ وسیلہ حدیث میں ہے: «اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق أحيني ما علمت الحياة خيرا لي وتوفني إذا علمت الوفاة خيرا لي» سنن النسائی: 1306 ''اے اللہ میں تیرے علم غیب اور مخلوق پر قدرت کے وسیلے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے مجھے حیات رکھ اور جب تیرے علم کے مطابق میرا مرنا بہتر ہو تو مجھے وفات دے دے۔'' اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات، علم اور قدرت کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ 3۔ نیک آدمی کا وسیلہ ایسے آدمی کی دعا کو وسیلہ بنانا کہ جس کی دعا کی قبولیت کی امید ہو۔ احادیث میں ہے کہ صحابہ کرام بارش وغیرہ کی دعا آپؐ سے کرواتے۔ صحیح بخاری: 847 حضرت عمرؓ کے دور میں جب قحط سالی پیدا ہوئی تو لوگ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ اللہ سے دعا کریں۔ حضرت عمر اس موقع پر فرماتے ہیں: «اللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا فتسقينا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا» صحیح بخاری: 1010 ''اے اللہ! پہلے ہم نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے (بارش کی دعا کرواتے) تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا اب (نبی ﷺ ہم میں موجود نہیں) تیرے نبی ﷺ کے چچا کو ہم (دعا کے لیے) وسیلہ بنایا ہے پس تو ہمیں بارش عطا کردے۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی۔ سائل کے سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ نبی ﷺ کے صدقے اللہ سے دعا کرنا کیسا ہے؟ اوپر پیش کی گئی عبارت میں میں ہم نے تین طرح کے وسیلے جو کہ مشروع ہیں ذکر کیے ہیں۔ اوّل الذکر اللہ کی صفات و اسماء کے ساتھ اور آخری الذکر اس کی مخلوق کا وسیلہ ہے، لیکن اس میں بھی اس سے دعا کروانا ہے اور حضرت عمرؓ کو آپؐ کے چچا عباس سے وسیلہ کے طور پر دعا کروانا اور یہ اقرار کرنا کہ ہم پہلے نبیؐ سے دعا کرواتے تھے اور اب ان کے چچا سے کروا رہے ہیں یہ ثابت کرتا ہے کہ (1) صحابہ فوت شدہ کو وسیلہ نہیں بناتے تھے۔ (2) وسیلہ اس نیک اور زندہ شخصیت سے محض دعا کروانا ہے۔ آپؐ کی وفات کے بعد سے یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کی دعا ردّ نہیں ہوتی اور ان کا وسیلہ اور واسطہ دینا، شرعاً درست نہیں۔ کیونکہ فوت شدہ کا وسیلہ قرآن و حدیث اور صحابہ سے ثابت نہیں لہٰذا فوت شدگان کا وسیلہ بنانا حرام ہے اور ناجائز ہے۔